تقریباً ربع صدی کے بعد اپریل ۲۰۱۰ء میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ سوڈان پیپلز لبریشن موومنٹ اور حکمران نیشنل کانگریس پارٹی کے درمیان جولائی ۲۰۰۵ء میں کمپری ھینسو پیس ایگریمنٹ طے پایا تھا جس کی رو سے پانچ سال پورے ہونے پر جولائی ۲۰۰۹ء میں صدارتی، پارلیمانی اور صوبائی انتخابات کرائے جانے تھے۔ تاہم بعض ضروری تیاریوں اور بعض معاملات کو انتخابات سے پہلے نمٹانے کی خاطر تاریخ آگے بڑھا دی گئی ہے اور ان سطور کے تحریر کیے جانے کے وقت تک انتخابات کے لیے اپریل ۲۰۱۰ء کا تعین کیا گیا ہے جس کے بعد جنوری ۲۰۱۱ء میں جنوبی سوڈان کو ریفرینڈم کے ذریعے سوڈان میں شامل رہنے یا اس سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جانا ہے۔

سیاسی جماعتوں کے بورڈ کے مطابق یکم جون ۲۰۰۹ء تک ۶۹ سیاسی جماعتیں انتخابات میں شرکت کے لیے رجسٹریشن کرا چکی تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان انتخابات کے حوالے سے ملک میں زبردست جوش وخروش پایا جاتا ہے اور تمام سیاسی قوتیں اس میں حصہ لینے کے لیے تیار نظر آ رہی ہیں۔ پچھلے صفحات میں سوڈان کی دو اہم ترین سیاسی جماعتوں کے رہنما صادق المہدی اور ڈاکٹر حسن الترابی کے انٹرویوز میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ انتخابات کے آزادانہ اور منصفانہ ہونے کی صورت میں وہ بھی پورے اہتمام سے ان میں حصہ لینے کے لیے تیار ہیں۔

اس طرح یہ انتخابات سوڈان کے مستقبل کے لیے غیر معمولی اہمیت کے حامل بن گئے ہیں۔ اس موقع کا درست استعمال ملک میں سیاسی مفاہمت اور اتحاد و یکجہتی کے راستے کھول کر اس کے مستقبل کو محفوظ اور روشن بنا سکتا ہے جبکہ انتخابی عمل کو عوامی رائے کے اظہار کے بجائے ناجائز طور پر حکمرانوں یا کسی بھی گروہ کی خواہشات کے تکمیل کا ذریعہ بنانے کی کوشش کے نتیجے میں ملک کی ٹوٹ پھوٹ اور تباہی یقینی نظر آتی ہے۔

اس لیے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آنے والے انتخابات کو ہر حوالے سے ایسا شفاف، آزادانہ اور منصفانہ بنایا جائے کہ ان پر کسی بھی جانب سے اعتراض کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ یہ انتخابات صحیح معنوں میں سوڈانی عوام کی امنگوں کے آئینہ دار بن جائیں اور ان کے نتیجے میں عوامی اعتبار کی حامل حکومت تشکیل پائے جو عوام کی حمایت سے معاملات کو بہتر بنانے کی پوری اہلیت رکھتی ہو۔